محافظِ ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مولانا محمد اعظم طارق : قائد سپاہ صحابہؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمہ صفت موصوف گوناگوں خوبیوں کا مرقع، اہل حق کے دل کا سرور اور آنکھوں کے نور حضرت لدھیانوی شہید کی شخصیت و کردار، کارناموں اور خدمات دینیہ کا چند اوراق پر نقشہ کھینچنا اور ان کا احاطہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے، حضرت حکیم العصر لدھیانوی رحمہ اللہ صرف میدان تصنیف و تالیف، تصوف و تدریس کے شہسوار ہی نہ تھے بلکہ آپ نے دینی، مذہبی، سیاسی، سماجی، جہادی اور تعلیمی دنیا میں ایسے یادگار نقوش چھوڑے ہیں جو رہتی دنیا تک حاملین قرآن و سنت کی راہنمائی کرتے رہیں گے، حضرت والاؒ کی دیگر خدمات جلیلہ پر تو حضرت کے خلفاً اور ہم عصر علمأ کرام گلشن یوسفی سے خوشہ چینی کرنے والے ہی قلم اٹھائیں گے، مجھے خصوصیت سے آپ کے جس محبوب ترین مشغلہ اور دینی غیرت و حمیت سے لبریز پرجوش، ولولہ انگیز معرکہ کا تذکرہ کرنا ہے وہ ہے "ناموس صحابہؓ" کے تحفظ کے لئے آپؒ کی یادگار خدمات۔

چونکہ ناموس صحابہؓ کا عنوان داستان اسلام کا مقدمہ اور کتاب شریعت کا عنوان ہے اس لئے کیونکر ممکن تھا کہ آپ اس حساس عنوان سے چشم پوشی یا پہلو تہی اختیار کر لیتے، چنانچہ آپؒ نے سینکڑوں مواقع پر مقام صحابہ اور خصوصاً خلفأ راشدین وازواج مطہرات واہل بیت عظام کی اسلام میں حیثیت و عظمت کو اجاگر فرمایا اور گستاخان صحابہؓ، تبرا باز گروہ کی خوب خوب خبر لی، اس

سلسلہ میں آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف "شیعہ سنی اختلاف" تبرائی ٹولہ کیلئے پیغام موت ثابت ہوئی ہے، یہی وہ کتاب ہے جس کے بارے میں عظیم محدث و مفکر استاذ العلماءٔ مولانا عبدالرشید نعمانی مرحوم نے فرمایا تھا کہ رافضیت جس طرح آج تک "تحفہ اثنا عشریہ" کا جواب نہیں لکھ سکی ہے اسی طرح اس کتاب کا بھی صدیوں تک بلکہ قیامت تک جواب پیش نہیں کر سکے گی۔

دراصل اصحابؓ رسولؐ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں حضرات انبیاءٔ علیہم السلام کے بعد پوری کائنات پر فضیلت حاصل ہے، اور انکا انتخاب بھی براہ راست رب العالمین نے فرمایا ہے اور انہیں غلبہ اسلام کے مشن کی تکمیل کا ذریعہ بنا کر بعثت نبویؐ کے مقاصد کو پورا کیا گیا، یہی وہ مقدس جماعت ہے جسے امام الانبیاءٔ فخر الاولین والآخرین جیسی شخصیت استاذ و مربی سالار و قائد کی شکل میں نصیب ہوئی اور قرآن کریم جیسی کتاب کو لسان نبوت سے سن کر اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کا شرف حاصل ہوا، یہی وہ کائنات کا قیمتی سرمایہ ہیں جنہیں میدان بدر میں کھڑا کر کے نبی رحمت ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا تھا:

"اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ لاتعبد ابداً۔"

ترجمہ: "اے اللہ اگر میری یہ پونجی میدان جنگ میں دشمنوں کے ہاتھوں کٹ گئی تو پھر قیامت تک تیری چوکھٹ پر جھکنے والا کوئی نہ ہوگا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی وہ واحد راستہ اور پل ہیں جو امت کو نبوت کے ساتھ ملانے کا کام دیتا ہے، تبھی تو قرآن کریم نے اعلان فرمایا: "آمنوا کما آمن الناس اور اسی سورۂ بقرہ میں آگے چل کر مزید فرمایا گیا: "فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اھتدوا" یعنی اگر صحابہ کرامؓ جیسا ایمان لاؤ گے اور ان کی اقتداٗ کرو گے تب ہی ہدایت یافتہ کہلانے کے مستحق ٹھہرو گے اور انکی راہ سے انحراف سوائے شقاق و نفاق، ضلالت و گمراہی کے کچھ نہیں ہے، حضرات صحابہ کرامؓ اربوں کھربوں انسانوں میں سے اس لحاظ سے معزز اور امتیازی شان کے حامل ہیں کہ انہیں اس دنیا میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے ساتھ ساتھ "واعدلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا" کی شہادتیں بھی نصیب ہوئیں، اور قرآن کریم نے انہیں: "مومنون حقا....، ھم المفلحون....، ھم المھتدون....، ھم الراشدون....، ھم الفائزون اور اولئک حزب اللہ" کے تمغے دیئے کہ جنہیں دنیا کی

کوئی طاقت ان سے نہیں چھین سکتی۔

اصحاب رسولؐ سے محبت و عقیدت جزو ایمان ہے اس لئے کہ اس سلسلۃ الذھب کی وساطت سے امت کو قرآن و سنت کی دولت نصیب ہوئی ہے، اگر ایک لمحہ کے لئے بھی اس مقدس طبقہ کے بارے میں اعتماد کے شیشہ پر بال آجائے تو پورا دین ناقابل اعتماد ہو کر رہ جائے گا۔

دشمنانِ اسلام نے جب دیکھا کہ میدان جنگ میں اب لشکر اسلام کی تاب لانے اور مجاہدین کے جوتوں کی نوک سے اپنا تاج و تخت بچانے کی کوئی صورت نہیں نکل رہی تو انہوں نے عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا کے دیئے ہوئے اسباق کو پھر سے دہرانا شروع کر دیا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں گھس آئے اور انہیں افتراق و انتشار کے ذریعہ پسپا کرنے کی سازشوں میں مصروف ہو گئے۔

اس یہودی چربہ نے گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے وجود پر جو کاری زخم لگائے اور ملت اسلامیہ کو جن عظیم صدمات سے دوچار کیا تاریخ اس پر گواہ ہے کہ اگر اسلام کی تعلیمات ازل تک راہنمائی کرنے والی نہ ہوتیں اور اس آخری شریعت کی حفاظت کا ذمہ خود ذات قدیر وبصیر نے نہ لیا ہوتا تو نہ جانے کب سے سبائی فتنہ اور اس جیسے اسلام دشمن طبقے، دین کا حلیہ بگاڑنے میں کامیاب ہو گئے ہوتے۔

بات ابن سبا کی آئی تو اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے پورے خط و خال اور تفصیلی حالات اور ناپاک عزائم سے آگہی جس قدر خود مجھے حضرت حکیم العصر لدھیانوی شہیدؒ کی تصنیف لاجواب "شیعہ سنی اختلافات" سے ہوئی کسی اور کتاب سے یہ معلومات میسر نہیں آئیں۔

حضرت شہید رحمہ اللہ نے اس دشمن صحابہؓ انسان کی تفصیلات کو اس انداز میں جمع فرما کر امت کے سامنے رکھ دیا کہ اب کوئی معمولی فہم و فراست اور واجبی سی تعلیم رکھنے والا فرد بھی سبائیت کے خط و خال سمجھنے میں دقت محسوس نہیں کرے گا۔

عبداللہ بن سبا کی تمام تر تگ و تاز اور جد و جہد کا مقصد حضرات صحابہ کرامؓ کی عظمت و تقدس کی شفاف چادر کو داغدار کرنا تھا، کہیں اس شخص نے حضرت علیؓ کی حمایت کا دم بھر کر

خلفأ راشدینؓ کو حق خلافت کا غاصب ٹھہرایا تو کہیں خود ساختہ امامت منصوص من اللہ کے عقیدہ سے انحراف کے باعث اصحاب ثلاثہ اور جمیع صحابہ کرامؓ کو مرتد تک قرار دینے سے بھی عار محسوس نہ کی، پھر اس کے کفر نے مزید ترقی کی تو ”ویمدھم فی طغیانھم یعمھون“ کا مصداق بن کر حضرت علیؓ کی الوہیت کا راگ الاپنے لگ گیا۔ بعض روایات کے مطابق جب حضرت علیؓ کو محبت اہل بیت کے نام پر شرک کے علمبردار اس خبیث الفطرت کی خباثتوں کا علم ہوا تو آپ نے اسے بلاکر ہر طرح سمجھایا اور اپنی عبدیت وبندگی کو شواہد سے بیان فرماکر اسے شرک سے روکا، مگر جب وہ باز نہ آیا تو اسے آگ میں جلانے کا حکم دے دیا، تاکہ الوہیت علیؓ کے دعوے داروں کے لئے اسلامی سزا کا انداز سب کے سامنے آجائے۔

حیرت کی بات ہے کہ جس فتنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ شدت کے ساتھ کچلتے ہیں اور بار بار جس سے بیزاری کا اظہار فرماتے رہے آج وہی فتنہ حضرت علیؓ اور اہل بیت کرام کے مقدس عنوان اور نام کو استعمال کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کر رہا ہے، اور حضرات صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت کی عظمت کو گھٹانا اور ازواج مطہراتؓ کی پاکدامنی کو اپنے منہ کی غلاظت سے ناپاک کرنا چاہتا ہے، مگر وہ نہیں جانتا کہ ایک طرف تو ”مقام صحابیت“ اتنا ارفع واعلیٰ ہے کہ اس کے سامنے چاند، سورج اور تاروں کی بلندیاں بھی ہیچ ہیں، لہذا ”چاند پر تھوکنا اپنے منہ پر جھیلنا“ کے مصداق ہے۔

دوسری طرف ناموس صحابہؓ کے علمبردار اور مداح صحابہؓ کی جماعت اور زیادہ جوش وجذبہ کے ساتھ آگے بڑھ کر عظمت صحابہؓ کے نعرے بھی بلند کرتی ہے اور اپنے خون سے صحابہ کرامؓ کی الفتوں کا قصیدہ لکھتی ہے۔

میرے مرشد ومربی میرے شیخ ومقتدیٰ حضرت لدھیانوی شہیدؒ اس کارواں کے سالار اور میر کارواں تھے جس نے دنیا بھر میں اصحاب رسول ﷺ وازواج مطہراتؓ کی عظمتوں کے گن گائے اور دشمنوں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ خود دشمنوں کے بدنما چہروں سے نقاب اٹھاکر امت مسلمہ کو ان کی حقیقتوں سے آگاہ کر دیا، حضرت شہید نے اپنی تحقیق وتصنیف کے ذریعہ ”سبائیت“ کے تابوت میں جو کیل ٹھونکے ہیں ان شاء اللہ العزیز وہ رہتی دنیا تک سبائیت کی سازشوں کو دفن کرنے کا باعث بنیں

گے۔

حضرت شہید کا سینہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی طرح حب صحابہؓ واہل بیتؓ سے اس قدر لبریز تھا کہ اگر کسی گوشہ سے کوئی ایک حرف اس مقدس جماعت کے خلاف پڑھنے یا سننے میں آتا تو آپ کا اشہب قلم سرپٹ دوڑتا اور میدان تحقیق و تاریخ سے ایسے ایسے گوہر نایاب اور بحر دلائل سے وہ انمول موتی لاکر تحریر میں سمو دیتا کہ جن کی تابانی اور حسن لاثانی سے دشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

صحابہ کرامؓ کی ناموس کا تحفظ اصل میں اسلام کا تحفظ ہے اس لئے کہ آپ نے کسی بھی موقع و مرحلہ پر اصحاب رسولؐ کی عظمت و رفعت کے تذکرہ کے بغیر بات کرنا مناسب نہیں جانا، گویا کہ وہ زبانِ حال سے یہ فرما رہے ہوتے تھے کہ :

اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہؓ
گر چاند محمدؐ تو ستارے ہیں صحابہؓ
ہم یہ شوق سے کہتے ہیں کہ ہمارے ہیں صحابہؓ
واللہ ہمیں جان سے پیارے ہیں صحابہؓ

اور پھر اس آخری مصرعہ کو تو حضرتؒ نے صرف زبان قلم سے ہی نہیں بلکہ اپنے خون کا آخری قطرہ بہا کر ثابت کر دیا کہ :

مقامِ نبیؐ تو مقام نبیؐ ہے
صحابہؓ کی خاطر بھی ہم جان دیں گے
ہتھیلی پہ سر کو لیے پھر رہے ہیں
امانت ہے ان کی بصد شان دیں گے

یہ چند سطور منتشر ذہن کے ساتھ دوران سفر حضرت والاؒ کی خدمت میں ہدیہ عقیدت کے طور پر تحریر کی ہیں ورنہ آپؒ نے عشق صحابہؓ سے سرشار ہو کر اس میدان میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان کا تذکرہ تو کئی ماہ تک لکھنے کا عرصہ اور ہزاروں صفحات کا دامن مانگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حشر صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ اور جملہ صالحینؒ کے ساتھ فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔